السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۸ میں قروء سے مراد حیض ہے یا طہر؟ حنفیہ وحنابلہ نیز مالکیہ کے نزدیک بھی راجح قول یہی ہے کہ یہاں قروء سے مراد حیض ہے۔ خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم اورحضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اسی کے قائل ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں سلف کا اختلاف ہے کہ یہاں قروء سے مراد حیض ہے یا طہر؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کاایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ قروء بمعنی طہر ہے اورامام مالک رحمہ اللہ اورامام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب کا یہ قول ہے کہ قروء سے مراد حیض ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے اوراحمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اکابر صحابہ S ہے۔ جبکہ دوسری طرف خلفاے اربعہ رضی اللہ عنہم اورکثیر تعداد صحابہ رضی اللہ عنہم اورتابعین رضی اللہ عنہم اسی کے قائل ہیں کہ قروء بمعنی حیض ہے۔ لغوی طورپر لفظ قروء مشترک المعنی ہے اور علماے لسان عرب اور فقہاے عظام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ قروء کے معنی حیض اور طہر دونوں ہیں۔ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آیت قرآنی میں قروء سے مراد حیض ہے، ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فاطمہ بنت ابی حبیش سے فرمایا تھا: 'دَعِی الصَّلَاۃَ اَیَّامَ اَقْرَائِکِ' (سنن الدارقطني،کِتَابُ الْحَیْضِ،بَابُ مَا فِي الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ مِنْ غَیْرِ تَوْقِیتٍ،رقم:۸۲۲) یعنی ''ایامِ حیض میں نماز ترک کردیا کرو۔'' اس سے یہ بات متعین ہوجاتی ہے کہ یہاں قروء سے مراد حیض ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: الشرح المُقنع علی زاد المستقنع: ۱۰۶۶۱ اور نیل الاوطار: ۶۳۰۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 96

محدث فتویٰ